یکساں قومی نصاب کے مطابق

الرازی

اکیڈمک نوٹس

9

جمالِ اُردو

- اضافی انشائی و معروضی سوالات
- عبارتوں/اشعار کی تشریح
- صرف و نحو/انشا پردازی
- مشقوں کا حل

رازی

یکساں قومی نصاب کے مطابق

اکیڈمک نوٹس

9

جمالِ اُردو

- اضافی انشائی و معروضی سوالات
- عبارتوں / اشعار کی تشریح
- صرف ونحو / انشا پردازی
- مشقوں کا حل

جملہ حقوق بحق الرازی پبلی کیشنز (ناشر) محفوظ ہیں۔

© ۲۰۲۳ء الرازی پبلی کیشنز

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ الرازی پبلی کیشنز (ناشر) کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصہ کی نقل، اشاعت یا منتقلی، اور بازیافت کے کسی نظام (کمپیوٹر وغیرہ) میں کسی قسم کی خازنیت یا تحفیظ کسی بھی طریقہ سے، کسی بھی شکل میں نہیں کی جاسکتی۔

چیئرمین: غلام مجتبیٰ

چیف ایگزیکٹیو: ملک احسن اعظم

پروجیکٹ ڈائریکٹر: عمران صفدر

مصنفین: محمد اسلم قمر (ایم فل اُردو)

سید عبد الواحد (پرنسپل گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول ریٹی گن روڈ لاہور)

محمد اشرف نیازی (ایم فل اُردو) (گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول ریٹی گن روڈ لاہور)

ریویو کمیٹی: رائے محمد اکبر کھرل، محمد رضوان

ڈیزائننگ: عمر نواز فارمیٹنگ: کامران خان

کمپوزنگ: عمران احمد

سبق: ۱ حَمد (نظم)

شعر نمبر ۱:

یہ زمین یہ فلک
ان سے آگے تلک
جتنی دنیائیں ہیں
سب میں تیری جھلک، سب سے لیکن جُدا
اے خدا! اے خدا!

حوالۂ بند

نظم کا عنوان: حمد **شاعر کا نام:** مظفر وارثی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فلک	آسمان	تلک	تک	جُدا	الگ
دنیائیں	دنیا کی جمع، جہاں	جھلک	جلوہ		

مفہوم: اے اللہ تعالیٰ! زمین، آسمان اور ان کے علاوہ جتنے جہاں ہیں سب میں تیرا جلوہ الگ نوعیت کا پایا جاتا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی ذات اس کائنات کی خالق، مالک اور رازق ہے۔ اپنے مالک کی پہچان ہی انسانیت کا کمال ہے۔ انسان کی اصل کامیابی اللہ تعالیٰ کے وجود کو ماننے میں ہی مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ظاہری وجود کے ساتھ اس دنیا میں جلوہ گر نہیں ہے۔ قرآن پاک میں واضح کیا گیا ہے کہ: ''انسانی آنکھیں میرے وجود کا ادراک نہیں کر سکتیں۔'' اس لیے ظاہری و باطنی ذرائع علم اللہ تعالیٰ کے وجود کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں۔ اکبرالہ آبادی نے کہا تھا:

عقل میں جو گھِر گیا لا انتہا کیوں کر ہُوا
جو سمجھ میں آ گیا پھر وہ خدا کیوں کر ہُوا

اللہ تعالیٰ کی ذات لامحدود ہے۔ وہ انسانی فہم سے ماورا ہے۔ انسانی شعور کی نارسائی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے شاہ کار نمونے ارض و سما کی وسعتوں میں جابجا بکھیر دیے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی قدرت کے مظاہر پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بقول:

''اللہ تعالیٰ کے وجود کے اثبات کے لیے دیدۂ دل ضروری ہے۔''

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدہ دل وا کرے کوئی

زیرِ تشریح بند میں مظفر وارثی اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کے ضمن میں کائنات کا مشاہدہ کرنے کا درس دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ زمین، آسماں اور ان سے آگے جتنے جہاں ہیں ان پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ زمین کی ساخت پر غور کریں تو اس کے تین چوتھائی حصے پر پانی ہے اور ایک حصہ خشکی پر مشتمل ہے۔ اس خشکی کے ٹکڑے کی وہی حیثیت ہے جو دریا میں کشتی کی ہوتی ہے۔ یہ کشتی نہ ہچکولے کھاتی ہے اور نہ ہی اس میں پانی داخل ہو کر اسے ڈبو سکتا ہے۔ خشکی کے اس ٹکڑے کو بلند و بالا اور گہرائی و گیرائی رکھنے والے پہاڑوں کے ذریعے ہلنے سے روک دینے والا کون ہے؟ وہی اللہ ہے۔ زمین سے نکل کر جب انسان اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے تو ایک نئے حیرت کدے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اتنے بڑے آسمان کو بغیر کسی ستون کے کھڑا رکھنے والا کون ہے؟ یقیناً کوئی نہ کوئی تو ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ شاعر نے زمین و آسمان سے آگے کی بات کر کے نہایت لطیف پیرائے میں سات آسمانوں کی بات کی ہے۔ الغرض کائنات کے ہر عالم میں اللہ تعالیٰ کے وجود کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

اگر اس بند کو تصوف کی روشنی میں دیکھا جائے تو شاعر زمین و آسماں سے آگے کے استعارے میں اس ناسوتی اور سفلی عالم سے نکل کر عالمِ جبروت اور عالم لاحوت کی بات کرتا ہے۔ ایک سالک کو ان عالموں میں اس ذاتِ حق کا جلوہ ایک جداگانہ نشان سے نظر آتا ہے۔ یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ شاعر نے اس بند میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے صفاتی ناموں میں سے ''خدا'' کا ہی کیوں انتخاب کیا ہے؟ اس کی ایک ہی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ خدا کے لفظی معنوں میں آقا و مالک کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اس سے تمام باطل معبودوں کے تصور کی نفی ہو جاتی ہے۔

شعر نمبر۲:

ہر سَحَر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے
سبزہ و گُل کھلیں سینۂ سنگ سے
گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے
جس نے کی جستجو
مل گیا اُس کو تُو، سب کا تُو رہ نما
اے خدا!، اے خدا

حوالۂ بند

نظم کا عنوان: حمد　　شاعر کا نام: مظفر وارثی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سحر	صبح	سبزہ وگل	کھیتی اور پھول
سینۂ سنگ	پتھر کا سینہ	آہنگ	سُر
جُستجو	تلاش	رہ نما	رہبر، راستہ دکھانے والا

مفہوم: اے اللہ تعالیٰ! تو ہر صبح نئے انداز سے طلوع کرتا ہے۔ پتھروں کے اندر سے تو سبزہ اور پھول اگا تا ہے۔ پوری دنیا تیرے نغمے گاتی ہے۔ جو شخص تیری تلاش میں نکلتا ہے وہ تجھے پالیتا ہے۔ سب کا رہبر اور راستہ دکھانے والا تُو ہے۔

تشریح: کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی گواہی پیش کر رہا ہے۔ کائنات کا پورا نظام اللہ تعالیٰ کے مرہونِ منت ہے۔ بظاہر خلوت کی تمام تر رنگینیاں اللہ تعالیٰ کے ہونے کا اقرار کرتی ہیں۔

شاخ کلی میں پھول مہک میں اور چمک میں پنچھی کی
جس کی ہر تفسیر میں تو ہے جڑ سے ثمر تک دیکھ لیا

شاعر کہتا ہے کہ شجر، حجر، چرند، پرند، جمادات و نباتات میں اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت چھپی ہوئی ہے۔ ہر روز جب صبح طلوع ہوتی ہے تو اس سے ہر چیز چمک اٹھتی ہے۔ صبح کا تڑکا ہر ذی روح کے تن مردہ میں حیاتِ نو کا پیغام لاتا ہے۔ سورج کی روشنی سے تمام درخت اور کھیتیاں ہری بھری نظر آتی ہیں اور ان پر نوخیز کلیاں چٹک کر پھول بنتی ہیں اور درختوں پر پھل رسیلے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کاملہ سے پہاڑوں کے دامن سے میٹھے پانی کے چشمے نکالتا ہے اور سخت پتھروں سے سبزہ اگاتا ہے۔ جب نسیم صحر کے جھونکے چلتے ہیں تو پورا جہاں تیری حمد وثنا میں گونج اٹھتا ہے۔ بلبل و مینا کے سریلے نغموں سے لے کر بلند و بالا پہاڑوں کی چوٹیاں تیری عظمت و کبریائی کے گن گاتی دکھائی دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات انسانی آنکھ سے اوجھل ضرور ہے لیکن اللہ تعالیٰ حق کے متلاشیوں سے دور نہیں ہے۔ قدرت اپنے راز ان پر منکشف کر دیتی ہے۔ سالک جب معبودِ حقیقی کی تلاش میں ایک قدم بڑھتا ہے تو وہ ذات سات قدم آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ کسی شاعرہ نے کیا خوب کہا ہے:

پھولوں کی مہک میں تو، انجم کی جھلک میں تو
وہ رنگِ صبا تیرا، یہ نشانِ ادا تیری

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ارض و سما اور مافیہا کا خالق و مالک ہے۔ اس کی شانِ ربوبیت ہر مخلوق پر محیط ہے۔ اس نے اپنی مخلوق کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا بلکہ اپنی مخلوق کی ہدایت و راہ نمائی کا بھرپور سامان مہیا کر دیا ہے۔ زندگی کے جس مرحلے میں جس طرح کی ہدایت مطلوب ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا بندوبست پہلے سے کر دیا ہے۔

شعر نمبر ۳:

ہر ستارے میں آباد ہے اِک جہاں
چاند سورج تیری روشنی کے نشاں
پتھروں کو بھی تُو نے عطا کی زباں
جانور آدمی
کر رہے ہیں سبھی، تیری حمد و ثنا
اے خدا! اے خدا!

حوالہ بند

نظم کا عنوان: حمد　　　**شاعر کا نام:** مظفر وارثی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جہاں	دنیا	نشاں	علامت	حمدوثنا	تعریف
عطا کرنا	بخشنا	سبھی	تمام		

مفہوم: ہر ستارے میں ایک جہاں آباد ہے، سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی روشنی کے نشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پتھروں کو بھی زبان بخشی ہے۔ جان ور اور آدمی سب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔

تشریح: اس بند میں مظفر وارثی اللہ تعالیٰ کی مزید نشانیوں کی طرف انسان کی توجہ مبذول کرواتے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہو جاتی ہے وہ اپنے خالق حقیقی کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں۔ زیرِ تشریح اشعار میں شاعر نے عالم فلکیات کے کئی سربستہ رازوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ستارے میں کسی ذی روح شے کا وجود ممکن نہیں ہے لیکن ماہرین فلکیات کے نزدیک ہر ستارے کے اندر ایک پوری کائنات چھپی ہوئی ہے۔ ستاروں کی جسامت، تعداد، ان کا آپس میں فاصلہ، ان کی روشنی کا زمین تک پہنچنا، رنگت، کیمیائی تشکیل وغیرہ ایسے سوالات ہیں جن کو پڑھ کر اللہ کی عظمت و کبریائی کا اعتراف ہوتا ہے۔ جب انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری کہکشاں کا ایک ایک ستارہ زمین سے ہزاروں گنا بڑا ہے اور ایسے اربوں ستارے فضا میں معلق ہیں تو یہ چیز انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہے اور عقلِ سلیم کا حامل شخص ان کے خالق کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج کو روشن کرنے والا بنایا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے وجود کی نشانیاں کیسے بن گئے ہیں؟ چاند کی سطح پر اترنے والوں نے یہ راز فاش کیا ہے کہ چاند کی سطح پر گھپ اندھیرا ہے۔ چاند سورج کی روشنی منعکس کر کے روشن دکھائی دیتا ہے۔ جب کہ سورج دہکتی ہوئی گیسوں کا ایک بہت بڑا اغبار ہے جو مسلسل حرارت اور روشنی خارج کر رہا ہے۔ لاکھوں میل کی مسافت کے باوجود سورج پوری دنیا کو روشن کرتا ہے۔ سورج کا یہ فعل اپنے خالق کے وجود کی ایک بڑی دلیل ہے۔

بقول شاعر:

؎ خزاں کی شام کو صبحِ بہار تُو نے کیا
میرے خدا، میرے پروردگار تُو نے کیا

اللہ تعالیٰ نے پتھروں کو بھی قوتِ گویائی سے بہرہ ور کر رکھا ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں سے بہتا پانی اپنی زبانِ حال سے معبودِ حقیقی کا پیغام دیتا ہے۔ بند کلی کا چٹک کر پھول بننا اور اردگرد کے ماحول کو معطر کرنا کسی کے ہونے کی بشارت دیتا ہے۔ جانور اور انسان سب اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔ جانور، چرند، پرند، انسان، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا اور ندیاں ایک نظام اور اصول کے پابند ہیں۔ سورج کا ایک مخصوص وقت میں طلوع ہونا اور ایک مقررہ راستے سے چل کر غروب ہونا اللہ تعالیٰ کی تعریف کا ہی ایک پہلو ہے۔ گویا پوری کائنات اپنے خالقِ حقیقی کے گن گانے میں مصروف ہے۔

شعر نمبر۴:

سونپ کر منصبِ آدمیّت مجھے
تُو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
شوقِ سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے
خَم رہے میرا سر
تیری دہلیز پر، ہے یہی التجا
اے خدا! اے خدا!

حوالہ بند

نظم کا عنوان: حمد **شاعر کا نام:** مظفر وارثی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سونپ کر	دے کر	منصبِ آدمیت	آدمی ہونے کا مرتبہ
خلافت	نیابت	عنایت	عطا
شوقِ سجدہ	جھکنے کا شوق، سجدہ کرنے کا شوق	خم	جھکا
التجا	درخواست، گزارش	دہلیز	چوکھٹ

مفہوم: اے اللہ ! تُو نے مجھے آدمیت کے عہدے پر فائز کر کے اپنی نیابت عطا کی ہے۔ اب مجھے سجدہ کرنے کا ذوق بھی دے تا کہ میری جبیں تیرے حضور جھکی رہے۔ بس میری یہی گزارش ہے۔

تشریح: اس بند میں تلمیح کی صنعت استعمال ہوئی ہے۔ شاعر تاریخِ اسلام کے اس اہم واقعے کی طرف توجہ دلا رہا ہے کہ جب اللہ رب العزت نے زمین پر اپنا نائب مقرر کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی۔

شاعر اس بند میں اللہ تعالیٰ کے وجود کے اثبات کے بعد اس کی شانِ الوہیت کے جذبے سے سرشار نظر آتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اے اللہ ! تو نے مجھے شرفِ انسانیت سے سرفراز فرما کر اپنا نائب بنالیا ہے۔ یہ تیرا خاص کرم اور عنایت ہے ورنہ اگر تو چاہتا تو مجھے کسی اور مخلوق میں سے بھی پیدا کر سکتا تھا۔ مَیں تیری اس عطا اور بخشش پر تیرا شکر ادا کرنا چاہتا ہوں اور شکر گزاری کا بہترین طریقہ اپنے معبود کے سامنے سربسجود ہونا ہوتا ہے۔ مَیں ایک بندۂ ناتواں ہوں تیری توفیق کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اب مجھے اپنی بارگاہ سے ذوقِ سجدہ اور لذتِ سجدہ بھی عطا فرما تا کہ میں تیرا شکر ادا کر سکوں۔ اب میری غنا اور آرزو یہی ہے کہ میرا سر ہمیشہ تیری چوکھٹ پر جھکا رہے۔ اللہ کے حضور جھکنے میں ہی انسانیت کا وقار ہے، جو سر اللہ کے حضور جھک نہیں سکتا اس میں غرور اور تکبر ہوتا ہے۔ ایسی رعونت اللہ تعالیٰ کو قطعاً ناپسند ہے۔

شاعر نے اس بند میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور طلب کرنے کی اعلیٰ مثال قائم کر دی ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی کوئی چیز طلب کرنے کے بجائے خود منعمِ حقیقی کو مانگ لیا ہے:

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو خدا سے مانگ کر
اب اٹھتے نہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

اس دعا سے شاعر کی اسلامی تعلیمات سے واقفیت کا بھی پتا چلتا ہے۔ شاعر نے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے بجائے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مختلف صفات کو گنوایا ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے اپنی دلی تمنا کا اظہار کیا ہے۔

مرکزی خیال

شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے باری تعالیٰ! زمین ہو یا آسمان تو ہر جگہ اور ہر لمحہ موجود ہے۔ بلاشبہ جو شخص خلوصِ دل سے تجھے ڈھونڈتا ہے، پالیتا ہے۔ یہ کائنات تیری تخلیق ہے اس لیے ہر شے اپنی زبانِ حال سے تیری ثنا کرتی نظر آتی ہے۔ میری التجا ہے کہ جہاں تُو نے انسان کو اپنی خلافت عطا کی ہے وہاں مجھے بھی شوقِ سجدہ عطا کر!

خلاصہ

شامل نصاب نظم ''حمد'' کے شاعر مظفر وارثی ہیں۔ شاعر کے مطابق اللہ تعالیٰ کی ذات اس کائنات کی خالق، مالک اور رازق ہے۔ اپنے مالک کی پہچان ہی انسانیت کا کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات لامحدود ہے۔ وہ انسانی فہم سے ماورا ہے۔ انسانی شعور کی نارسائی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے شاہ کار نمونے ارض وسما کی وسعتوں میں جابجا بکھیر دیے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ یہ زمین، آسماں اور ان سے آگے جتنے جہاں ہیں ان پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی گواہی پیش کر رہا ہے۔ کائنات کا پورا نظام اللہ تعالیٰ کے مرہونِ منت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات انسانی آنکھ سے اوجھل ضرور ہے لیکن اللہ تعالیٰ حق کے متلاشیوں سے دور نہیں ہے۔ قدرت اپنے راز ان پر منکشف کر دیتی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہو جاتی ہے وہ اپنے خالق حقیقی کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں۔ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج کو روشن کرنے والا بنایا ہے۔ شاعر تاریخ اسلام کے اس اہم واقعے کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ جب اللہ رب العزت نے زمین پر اپنا نائب مقرر کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی۔ آخر میں شاعر اللہ سے دعا مانگتا ہے۔ اس دعا سے شاعر کی اسلامی تعلیمات سے واقفیت کا بھی پتا چلتا ہے۔ شاعر نے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے بجائے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مختلف صفات کو گنوایا ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے اپنی دلی تمنا کا اظہار کیا ہے۔

مشق

ا۔ حمد کے متن کے مطابق لفظ لے کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے (ب) ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں

(ج) پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زبان

(د) سونپ کر منصب آدمیت مجھے (ہ) شوقِ سجدہ بھی اب کر عنایت مجھے

۲۔ حمد کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) شاعر کے نزدیک دنیا میں ہر سحر کس رنگ میں پھوٹتی ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک دنیا میں ہر سحر ایک نئے رنگ ڈھنگ میں پھوٹتی ہے۔

(ب) یہ جہاں ہر دَم کس کے آہنگ سے گونجتا ہے؟

جواب: یہ جہاں ہر دم اللہ تعالیٰ کے آہنگ سے گونجتا ہے۔ یعنی اس کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہے۔

(ج) حیوانات و جمادات کس کی حمد و ثنا کرتے ہیں؟

جواب: حیوانات و جمادات ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔

(د) اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کا منصب کسے عطا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کا منصب اپنے بندوں کو عطا کیا ہے۔

(ہ) شاعر باری تعالیٰ سے شوقِ سجدہ کا طلب گار کیوں ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے شاعر کو آدمی بنا کر اپنی خلافت کا تاج اس کے سر پر رکھا ہے۔ اس انعام پر شاعر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور سجدے کا شوق طلب کرتا ہے۔

۳۔ ''حمد'' کے متن کے مطابق کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
سینہ	گل
زمین	سنگ
سبزہ	فلک
چاند	آدمیت
منصب	سجدہ
شوق	سورج

۴۔ اعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔

جواب:

فَلَک	سَحَرُ	جُستَجُو	خِلافَتُ
آدَمِیَّتُ	مَنْصَبُ	شَوقِ سَجْدَہ	سَبْزَہ و گُلُ

اصنافِ نظم بہ لحاظ موضوع

حمد: حمد سے ایسی نظم یا اشعار مراد لیے جاتے ہیں جن میں خدائے بزرگ و برتر کی تعریف و ثنا بیان کی گئی ہو۔

مناجات: مناجات اردو شعری اصطلاح میں ایسی نظم کو کہتے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ اپنا عجز و انکسار ظاہر کر کے دعا اور التجا کی جائے۔

نعت: لفظ ''نعت'' کے لغوی معنی تو تعریف کرنا کے ہیں لیکن شعری اصطلاح میں یہ لفظ رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی تعریف و توصیف کے لیے وقف ہو چکا ہے۔ تاریخی اعتبار سے نعت کا آغاز رسولِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہی میں ہو گیا تھا اس حوالے سے حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب بن زبیرؓ اور دیگر کئی صحابہ کرام معروف ہیں اور یہ سلسلہ آج تک پورے تزک و احتشام کے ساتھ جاری و ساری ہے۔

منقبت: لفظ ''منقبت'' کے لغوی معنی تعریف، توصیف، صفت وثنا، خاندانی فضیلت و برتری یا ہنر اور بڑائی کے ہیں۔
اصطلاحِ شعر میں منقبت سے مراد ایسی نظم ہے جس میں صحابہ کرامؓ، اولیائے عظامؒ اور بزرگانِ دین کے اوصاف بیان کیے جائیں۔

۵۔ کتاب میں شامل حمد کی روشنی میں حمد اور مناجات میں فرق واضح کریں۔

جواب: حمد اور مناجات میں فرق:

حمد اور مناجات میں فرق یہ ہے کہ حمد میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بڑائی بیان کی جاتی ہے جب کہ مناجات میں بندہ اللہ تعالیٰ سے کچھ طلب کرتا ہے۔ مثلاً حمد یہ اشعار دیکھیے۔

ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں
چاند سورج تری روشنی کے نشاں
پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں
جانور ، آدمی کر رہے ہیں سبھی
تیری حمد و ثنا ، اے خدا اے خدا

مناجات کے اشعار دیکھیں۔

سونپ کر منصبِ آدمیت مجھے
تو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
شوقِ سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے
خم رہے میرا سر تیری دہلیز پر
ہے یہی اِلتجا، اے خدا اے خدا

٦۔ سکول لائبریری سے مظفر وارثی کی کلیات حاصل کر کے یا انٹرنیٹ کی مدد سے مظفر وارثی کی کوئی اور حمد لیں اور مطالعہ کر کے مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: حمد: مظفر وارثی

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو آ رہا ہے، وہی خدا ہے
تلاش اس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے، وہی خدا ہے
نظر بھی رکھے سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خدا ہے
کسی کو تاجِ وفا بخشے، کسی کو ذات کے غار بخشے
جو سب کے ماتھوں پہ مہر قدرت لگا رہا ہے، وہی خدا ہے
سفید اس کا، سیاہ اس کا، نفس نفس ہے گواہ اس کا
جو شعلۂ جاں جلا رہا ہے، بجھا رہا ہے، وہی خدا ہے

مرکزی خیال: اس حمد میں شاعر کہتے ہیں کہ اس ساری کائنات کا ایک واحد مالک اللہ تعالیٰ ہے جو اس کائنات کا موجد ہے۔ کائنات میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں نظر بھی نہیں آتیں۔ اس پورے نظام کائنات کو اللہ تعالیٰ اکیلے چلا رہا ہے وہی ہر چیز کا مالک ہے۔ وہی زندگی اور موت دینے والا ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

1. شاملِ نصاب نظم ''حمد'' کے شاعر کا کیا نام ہے؟
Ⓐ علامہ اقبالؒ Ⓑ حیدر علی آتشؔ Ⓒ امیر مینائیؔ Ⓓ مظفر وارثیؔ

2. مظفر وارثی کہاں پیدا ہوئے تھے؟
Ⓐ کراچی Ⓑ میرٹھ Ⓒ دہلی Ⓓ لاہور

3. مظفر وارثی کو کب ''پرائیڈ آف پرفارمنس'' کا ادبی ایوارڈ ملا؟
Ⓐ 1988ء میں Ⓑ 1989ء میں Ⓒ 1990ء میں Ⓓ 1991ء میں

4. مظفر وارثی نے کب باقاعدہ شاعری شروع کی؟
Ⓐ 1948ء میں Ⓑ 1949ء میں Ⓒ 1950ء میں Ⓓ 1951ء میں

5. ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ ساتھ شاعر اللہ تعالیٰ سے کچھ طلب بھی کرے کیا کہلاتی ہے؟
Ⓐ حمد Ⓑ مناجات Ⓒ منقبت Ⓓ نعت

6. ہر سحر کیسے پھوٹتی ہے؟
Ⓐ نئے ڈھنگ سے Ⓑ نئے ساز سے Ⓒ نئے سنگ سے Ⓓ نئے رنگ سے

7. سب کا تو ________ اے خدا، اے خدا۔
Ⓐ رہ نما Ⓑ حکمران Ⓒ بادشاہ Ⓓ وزیر اعظم

8. ہر ستارے میں کیا آباد ہے؟
Ⓐ اک درخت Ⓑ اک آدمی Ⓒ اک جہاں Ⓓ اک شہر

9. شاعر کا سر اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر کیا رہے؟
Ⓐ لٹکا رہے Ⓑ اونچا رہے Ⓒ پڑا رہے Ⓓ خم رہے

10. شوق سجدہ اللہ تعالیٰ کی کیا ہے؟
Ⓐ رحمت Ⓑ عنایت Ⓒ غنیمت Ⓓ برکت

11. اللہ تعالیٰ نے کس کو اپنی خلافت بخشی ہے؟
Ⓐ جنات کو Ⓑ نباتات کو Ⓒ جمادات کو Ⓓ انسانوں کو

12. جانور اور آدمی کس کی تعریف کرتے ہیں؟
Ⓐ فرشتوں کی Ⓑ اللہ تعالیٰ کی Ⓒ آسمانوں کی Ⓓ پہاڑوں کی

13. اللہ تعالیٰ نے پتھروں کو عطا کی ہے:
Ⓐ زبان Ⓑ ٹانگ Ⓒ آنکھ Ⓓ گردن

14. اللہ تعالیٰ انسان کو کیسے ملتا ہے؟

Ⓐ سونے سے　Ⓑ جاگنے سے　Ⓒ محنت سے　Ⓓ جستجو سے

15. منصبِ آدمیت کس کو عطا کیا گیا ہے؟

Ⓐ حیوانوں کو　Ⓑ پہاڑوں کو　Ⓒ انسانوں کو　Ⓓ پرندوں کو

16. چاند سورج تیری __________ کے نشاں

Ⓐ روشنی　Ⓑ تاریکی　Ⓒ رحمت　Ⓓ عظمت

17. گونجتا ہے جہاں تیرے __________ سے۔

Ⓐ رنگ　Ⓑ آہنگ　Ⓒ ڈھنگ　Ⓓ سنگ

18. شاملِ نصاب "حمد" مظفر وارثی کے کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

Ⓐ کعبۂ عشق　Ⓑ لہجہ　Ⓒ اَلْحَمْد　Ⓓ بابِ حرم

19. حمد "وہی خدا ہے" کس کی تصنیف ہے:

Ⓐ مالانا ظفر علی خان　Ⓑ مظفر وارثی　Ⓒ مولانا الطاف حسین حالی　Ⓓ مرزا غالب

20. وہ دو اصنافِ سخن جو مظفر وارثی کی وجہ شہرت ہیں:

Ⓐ ناول اور ڈراما　Ⓑ ڈراما اور افسانہ　Ⓒ حمد و نعت　Ⓓ منقبت و مناجات

کثیر الانتخابی جواب

1	Ⓓ	2	Ⓑ	3	Ⓐ	4	Ⓒ	5	Ⓑ	6	Ⓓ	7	Ⓐ	8	Ⓒ	9	Ⓓ	10	Ⓑ
11	Ⓓ	12	Ⓑ	13	Ⓐ	14	Ⓓ	15	Ⓒ	16	Ⓐ	17	Ⓑ	18	Ⓓ	19	Ⓑ	20	Ⓒ

اضافی مختصر جوابی سوالات

1. مظفر وارثی کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: مظفر وارثی کا اصل نام محمد مظفر الدین احمد صدیقی تھا۔

2. مظفر وارثی کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مظفر وارثی میرٹھ (یو۔پی) انڈیا میں پیدا ہوئے۔

3. قیامِ پاکستان کے بعد مظفر وارثی پاکستان کے کس شہر میں آباد ہوئے؟

جواب: قیامِ پاکستان کے بعد مظفر وارثی کراچی میں آباد ہوئے۔

4. کیا قیامِ پاکستان کے وقت مظفر وارثی کے خاندان نے بھی ہجرت کی تھی؟

جواب: جی ہاں۔ قیامِ پاکستان کے وقت مظفر وارثی کا خاندان بھی ہجرت کر کے پاکستان آ گیا تھا۔

5. مظفر وارثی نے باقاعدہ شاعری کا آغاز کب کیا؟

جواب: مظفر وارثی نے 1950ء میں باقاعدہ شاعری کا آغاز کیا۔

6. مظفر وارثی نے کن اصناف میں شاعری کی؟

جواب: مظفر وارثی نے تمام مروجہ اصنافِ نظم میں شاعری کی۔

7. مظفر وارثی نے جن اصنافِ نظم میں شاعری کی ان کے نام بتائیں۔

جواب: مظفر وارثی نے حمد، نعت، سلام، گیت، رباعی اور قطعہ وغیرہ میں شاعری کی۔

8. مظفر وارثی کو کس صنفِ نظم میں شہرت ملی؟

جواب: مظفر وارثی کو حمد اور نعت میں شہرت ملی۔

9. مظفر وارثی کی دو مشہور حمدوں کے نام لکھیں۔

جواب: **مظفر وارثی کی دو مشہور حمدوں کے نام:** (ا) اے خدا، اے خدا (۲) وہی خدا ہے

10. مظفر وارثی کے کسی مشہور نعتیہ مجموعہ کا نام بتائیں۔

جواب: مظفر وارثی کے مشہور نعتیہ مجموعہ کا نام ''میرا پیمبر عظیم تر ہے'' ہے۔

11. مظفر وارثی کے شعری مجموعوں کے نام لکھیں۔

جواب: مظفر وارثی کے شعری مجموعوں کے نام یہ ہیں:

''بابِ حرم''، ''لہجہ''، نورِ ازل''، ''اَلحمد''، ''کعبۂ عشق''، ''لاشریک'' ''دل سے درِ نبی تک'' اور ''میرے اچھے رسول خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ''

12. مظفر وارثی کے کل کتنے شعری مجموعے ہیں؟

جواب: مظفر وارثی کے کل آٹھ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

13. مظفر وارثی کی کلیاتِ شاعری کا نام بتائیں۔

جواب: مظفر وارثی کی کلیاتِ شاعری کا نام ''کلیاتِ مظفر وارثی'' ہے۔

14. حکومتِ پاکستان نے مظفر وارثی کو کون سے ادبی ایوارڈ سے نوازا؟

جواب: حکومت پاکستان نے 1988ء میں مظفر وارثی کو ''پرائیڈ آف پرفارمنس'' کے ادبی ایوارڈ سے نوازا تھا۔

15. مظفر وارثی کی وفات کب ہوئی؟

جواب: مظفر وارثی کی وفات 2011ء میں ہوئی۔

16. کیا مظفر وارثی حمد اور نعت کے روایتی شاعر ہیں؟

جواب: جی نہیں۔ مظفر وارثی نے حمد اور نعت کو نئی جہت دی تھی۔

17. مظفر وارثی کی کون سی حمد شاملِ نصاب ہے؟

جواب: مظفر وارثی کی شاملِ نصاب حمد ''یہ زمین، یہ فلک، ان سے آگے تلک......اے خدا، اے خدا ہے۔'' ہے۔

18. حمد کیسی نظم کو کہتے ہیں؟

جواب: حمد ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے۔

19. حمد کے شاعر کا کیا نام ہے؟

جواب: حمد کے شاعر کا نام مظفر وارثی ہے۔

20. ساری دنیاؤں میں کس کی جھلک ہے؟

جواب: ساری دنیاؤں میں اللہ تعالیٰ کی جھلک ہے۔

21. اللہ تعالیٰ سبزہ وگل کہاں سے اُگا سکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سبزہ وگل پتھروں میں سے اُگا سکتا ہے۔

22. اللہ تعالیٰ کس کو ملتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو پانے کی جو شخص بھی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مِل جاتا ہے۔

23. ہم سب کا حقیقی رہ نما کون ہے؟

جواب: ہم سب کا حقیقی رہ نما اللہ تعالیٰ ہے۔

24. جانور اور آدمی کس کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں؟

جواب: جانور اور آدمی سب اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں۔

25. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کس منصب پر فائز کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ''آدمیت'' کے منصب پر فائز کیا ہے۔

26. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کیا بخشی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی خلافت بخشی ہے۔

27. شاعر 'حمد' میں اللہ تعالیٰ سے کیا طلب کر رہا ہے؟

جواب: شاعر 'حمد' میں اللہ تعالیٰ سے ''شوقِ سجدہ'' طلب کر رہا ہے۔

28. شاعر اپنا سر کس کی دہلیز پر خم رکھنے کی التجا کر رہا ہے؟

جواب: شاعر اپنا سر اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر خم رکھنے کی التجا کر رہا ہے۔

29. شاملِ نصاب حمد مظفر وارثی کے کس شعری مجموعے سے لی گئی ہے؟

جواب: شاملِ نصاب حمد مظفر وارثی کے مجموعے ''بابِ حرم'' سے لی گئی ہے۔

AL-RAZI PUBLICATIONS
SHOP NO. 18, Al-Kareem Market, Urdu Bazar Lahore,
042-37242421 0318-4598150
alrazienterprises1@gmail.com